مولانا محمد مہدی القاسمی

کتاب ــــــــ طریقۂ نظامت
تالیف ــــــــ مولانا محمد مہدی القاسمی صاحب نیپالی
صفحات ــــــــ ۵۶
خوشنویس ــــــــ مولانا محمد نور الحق صاحب نیپالی
اشاعت ــــــــ ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء

کتاب حاصل کرنے کے پتے

۱۔ دار الکتاب دیوبند یوپی
۲۔ کتب خانہ رشیدیہ جامع مسجد دہلی
۳۔ حاجی محمد رفیق بک سیلر مہسول چوک سیتامڑھی بہار
۴۔ دار القلم والنظر نزد خضرا مسجد شمسی مہوتری نیپال
۵۔ کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارن پور
۶۔ دار الاشاعت اسلامیہ کولوٹولا اسٹریٹ کلکتہ ۳،
۷۔ مکتبہ قاسمی ۳-۶-۲/۲ حافظ منزل غیبی نگر، بھیونڈی، ضلع تھانہ، مہاراشٹر

خطیب اسلام، مفسر قرآن حضرت مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی دہلوی

"طریقۂ نظامت" کے نام سے جو کتاب آپ کے سامنے ہے وہ دراصل مقررین کے تعارف کرانے کا طریقہ پیش کرتی ہے۔

جلسوں میں اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ مقرر صاحبان کا اسٹیج سکریٹری کی حیثیت سے کوئی صاحب ایک اچھا اور خوبصورت تعارف کرائیں۔

مولانا محمد مہدی القاسمی صاحب ایک نوجوان قاسمی فاضل ہیں۔ انھوں نے مختلف عنوانات کے تحت بڑے شاندار الفاظ میں تعارف کرانے کے طریقے مرتب کئے ہیں۔

مولانا موصوف نے اردو زبان کے نہایت پرشوکت ادب کے ذریعہ اسٹیج سکریٹری صاحبان کے لئے بڑی محنت کر کے یہ تعارفی تقریریں مرتب کی ہیں۔

اساتذہ کرام اگر محنت کر کے صحیح تلفظ کے ساتھ طلباء کو یہ تعارفی کلمات یاد کرادیں گے تو اس سے نہ صرف طلباء عزیز کی زبان پرشوکت ہو جائیگی بلکہ مقرر حضرات کی عظمت ظاہر کرنے کا اسلوب بھی انھیں آجائے گا۔

مقرر حضرات کے علاوہ شعراء اور نعت خواں صاحبان کے تعارف

کے لئے بھی، فن شاعری کے مطابق تعارف کرانے کا طریقہ بھی موصوف نے بیان کیا ہے اور ہر موضوع کے لئے اچھے اچھے اشعار کا انتخاب بھی قابل تعریف ہے۔

امید ہے کہ اہل مدارس اس اہم کتاب سے فائدہ اٹھائیں گے اور مؤلف صاحب کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

اخلاق حسین قاسمی دہلوی
ادارہ رحمت عالم ۴، شیخ چاند اسٹریٹ
لال کنواں دہلی
۱۳ر دسمبر ۱۹۹۶ء

اصولی باتیں

❶ ہر فن شروع میں مشکل ہوتا ہے۔ کبھی ہمارے لئے حروف ابجد بھی اجنبی تھے جن کا پہچاننا ہمارے لئے اسرار فطرت کے بعض گوشوں سے آگاہی حاصل کرنے کے مترادف اور مابعد الطبیعاتی حقائق سے آشنا ہونا تھا۔

نظامت بھی ایک فن ہے اس کی تحصیل کی راہ میں بھی مختلف النوع دشواریاں آئیں گی۔

کبھی اسٹیج پر جا کر سکتہ طاری ہوگا اور زبان ذہن کا ساتھ چھوڑ دے گی، حواس باختہ ہونے لگیں گے، سامعین کا رعب دل ودماغ میں اختلاط پیدا کردے گا۔ ایسے حالات میں ذوق وشوق اور لگن ہی آپ کو کامیابی کی منزل تک پہونچا سکتا ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اپنے اندر لگن پیدا کیجئے۔

وہ تمام لوگ جو اپنے وقت کے نامور فنکار بنے شروع شروع میں وہ بھی گھبراہٹ اور مایوسی کے شکار تھے۔ لیکن خواہش ولگن اور بلند حوصلے نے انھیں مشق وتمرین کی گذرگاہوں سے گذرنے اور گذرتے رہنے پر مجبور کیا۔ بالآخر

ایک دن ظفریاب ہو گئے۔ اگر آپ بھی مشق و تمرین جاری رکھیں گے تو انشاء اللہ ایک دن ضرور کامیاب ہوں گے۔

۲ دوسری چیز ہے خود اعتمادی:- جو لوگ جرأت و خود اعتمادی سے محروم ہو جاتے ہیں انھیں بہت ساری دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی اسٹیج پر جانے کے بعد الفاظ گلے کی پھانس بن جاتے ہیں، اِدھر آواز پر سکتہ طاری ہوتا اُدھر تلفظ کی سانس اکھڑ جاتی ہے جس سے کئی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً آواز کا بے ہنگم ہو جانا، واحد کی جگہ جمع اور تذکیر کی جگہ تانیث کا زبان سے نکل جانا۔ ساتھ ہی تمام اجزاء دماغ بکھر جاتے ہیں۔ پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں۔ بدن میں کپکپی طاری ہوتی اور چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگتی ہے۔ لیکن یہ ایک دو دفعہ کی چیز ہے۔ ایک دفعہ اس پل صراط سے ہر فنکار کو گذرنا پڑتا ہے۔ پھر اس کے بعد اسٹیج کا خوف رفع ہو جاتا ہے بشرطیکہ آپ کو اپنی صلاحیت پر کامل بھروسہ ہو۔

۳ کانفرنسوں، مشاعروں اور مختلف طرح کے پروگراموں کے نظم و انتظام کو برقرار رکھنے کے لئے ایک اناؤنسر و ناظم کی ضرورت پڑتی ہے جس کے طرز تکلم، حاضر جوابی اور شیریں گفتگو کے کمال کو ہی نظامت کہتے ہیں جس کا عصر حاضر کی ہر علمی، ادبی اور مذہبی پروگراموں میں بڑا دخل ہوتا ہے۔

اس فن کی سب سے بڑی خوبی تصور کی پرواز ہے۔ اناؤنسر خیالوں کے سینوں پر چڑھ کر جذبات کے سمندروں کی تہہ تک اتر جاتا ہے۔ اس کے ہیولیٰ میں شاعری، مصوری اور سنگ تراشی کے جواہر ہیں۔ اس کی روح زباں و ادب اور مطالعہ ہے جن کے بغیر اناؤنسر اظہار اسلوب کی نزاکتوں اور آواز و تلفظ کی

نزہتوں سے بہرہ مند نہیں ہو سکتا۔ ان کے علاوہ وہ چیز جو اس فن کے طالب علم میں چار چاند لگاتی ہے وہ ہے شعرا کے کلام کا مطالعہ۔ کیونکہ اس سے الفاظ کے استعمال کا پتہ چلتا ہے۔ مترادفات ہاتھ آتے اور تلفظ معلوم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک برجستہ شعر یا چند برجستہ اشعار مجمع کے دل و دماغ پر نقش ہو کر دلوں میں تلاطم پیدا کر دیتے ہیں۔

۴ اناؤنسر کے اندر وہ صلاحیت ہونی چاہئے جس کی بدولت پورے مجمع کو کنٹرول کر سکے اور اپنی شیریں گفتگو، پر وقار آواز، مطالعہ کی گہرائی، تعبیرات کی فراوانی سے سامعین کو متاثر کر سکے۔

نیز شاعر کے پڑھنے اور خطیب کے خطابت کے بعد ایک ایسا جامع تبصرہ کرنے پر اسے دسترس حاصل ہو کہ جن لوگوں نے رخصت ہونے والے مقرر کی تقریر کو بے توجہی سے سنا ہے وہ اپنی بے رغبتی پر افسوس کرنے لگیں۔ اور اگلے مقرر یا شاعر کو آواز دینے سے قبل ایک ایسی تمہیدی تقریر کرنے پر قادر ہو جو سامعین کو مدعو شعراء اور خطباء کو سننے پر آمادہ کر دے۔

۵ کسی جلسے کی نظامت کرنے سے پہلے تیاری بھی ضروری ہے۔ جو حضرات بغیر تیاری کے اسٹیج پر آجاتے ہیں انھیں بسا اوقات خفت و شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ اس کے برعکس وہ شخص انتہائی جرأت و بے باکی سے نظامت کے فرائض کو انجام دیتا ہے جو مکمل تیاری کے ساتھ سامعین کے سامنے آتے ہیں۔

تیاری اس طرح کیجئے

اوّلاً :۔ شروع کے دنوں میں پروگرام کو پہلے سے معلوم کر کے چست فقرے، شخصیات کے مطابق القاب کا انتخاب، موقع محل کے لحاظ سے فٹ آنے والے معیاری اشعار کا اپنے پاس اسٹاک کرلیں اور مشق کرتے رہیں۔

ثانیاً :۔ پروگرام کا چارٹ تیار کر لیجئے اور اسی کے اعتبار سے پروگرام کو آگے بڑھائیں۔

ثالثاً :۔ نظامت کا آغاز ایک ایسی مؤثر تمہیدی تقریر سے کیجئے جو جلسہ کے مقاصد، اجمالی خاکے اور سامعین و منتظمین کے شکریہ پر مشتمل ہو۔

رابعاً :۔ آپ جس برجستگی سے نظامت کو شروع کریں آخیر تک اس کو برقرار رکھیں۔ اس لئے کہ نظامت میں آغاز و انجام دونوں اہم ہوا کرتا ہے۔ اور رخصت ہوتے وقت سوچے ہوئے فقرے اور اشعار کا استعمال اس انداز میں کیجئے کہ سامعین کیف و سرور میں ڈوب جائیں اور آپ کو داد تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔

ہدایت:۔
نظامت میں شہر اور فنکار کے نام تمثیلاً لکھے گئے ہیں۔
آپ اپنی حاجت و ضرورت کے لحاظ سے ان میں ترمیم کر لیں

دل بدل سکتے ہیں جذبات بدل سکتے ہیں
ملک کے فکر و خیالات بدل سکتے ہیں

دورِ موجود کے دن رات بدل سکتے ہیں
تم بدل جاؤ تو یارو حالات بدل سکتے ہیں

خطبۂ استقبالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

بصد خلوص ومحبت سلام کرتے ہیں

ہر اہل فضل کا ہم احترام کرتے ہیں

اللہ رب العزت کا بے حساب اور بے انتہا کرم ہے جس کے ادائے شکر سے عہدہ برآ ہونا اس ناتواں کے اختیار و استطاعت سے باہر ہے۔ اس لئے ہمہ وقت اس کے شکر میں دل وزبان کو لگائے رکھنا ہی شکر گذار بندوں کا حصّہ اور وظیفہ ہے۔

آج کی اس مبارک گھڑیوں میں ان مقدس اور پاکباز اور پاک طینت اور خاصانِ خدا علماء دین جامع شریعت وطریقت ہستیوں کو اپنے بیچ پا رہا ہوں جن کی مومنانہ اور مخلصانہ نگاہوں سے ہزاروں گم گشتہ راہ

انسانوں کی تقدیر بدل جایا کرتی ہے اور صراط مستقیم پر نظر آنے لگتے ہیں۔

الحمدللہ اس عظیم کانفرنس اور مہاوشال سمیلن میں اپنے رہنماؤں اور قابل قدر بزرگوں کا استقبال نور و نکہت میں ڈوبے ہوئے رات میں کرتے ہوئے ہم انھیں خوش آمدید کہتے ہیں اور پر تپاک خیر مقدم کرتے ہیں جن کے دم قدم سے دامن زندگی سعادت کے پھولوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم اُن کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

آخر میں آپ کے لئے ہمارے دل میں جو جذبات و عقیدت موجزن ہیں ان کا اظہار کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کیونکہ آپ نے مصروفیت اوقات اور کثرت کار کے باوجود ہماری ہمت افزائی کے لئے قدم رنجہ فرما کر دل کو توانائی اور حوصلوں کو تازگی بخشی۔

آپ کے فیوض و برکات سے ملّت اسلامیہ کو فیض پہنچ رہا ہے۔ آپ نے صعوبت سفر برداشت فرما کر اس کانفرنس کو کامیاب اور مفید تر بنانے میں آسانیاں پیدا فرمائیں۔

ہم اس کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ رب کریم آپ کی مخلصانہ کرم فرمائیوں کو اسلام اور اہل اسلام کے لئے ترقی کا وسیلہ بنائے اور آپ کا سایہ تا دیر ملّت اسلامیہ کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین یارب العالمین

دعا ہے گھر میرے مہمان بار بار آئیں ؛ ہزار بار وہ جائیں ہزار بار آئیں
یہ خوش نصیبی ہے اپنی یہ اپنی قسمت ہے ؛ جو آئیں صحن چمن میں لئے بہار آئیں

تحریک صدارت

● حضرات ! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہر جلسہ اور کانفرنس کسی نہ کسی عظیم شخصیت کے زیر صدارت ہوا کرتی ہے تاکہ پروگرام بحسن وخوبی اختتام پذیر ہو۔ اسی مقصد کے پیش نظر آج کے اس عظیم الشان اجلاس اور روح پرور اجتماع کی صدارت کے لئے اپنے مہمان حامئ قرآن وسنت، ماحئ کفر وضلالت، داعئ اسلام حضرت مولانا محمد رفیق صاحب دامت برکاتہم کا انتخاب کرتے ہیں۔ امید کہ میری اس تحریک کی تائید کی جائے گی۔

تائید:۔ مولانا محمد مرتضیٰ قاسمی۔

صدارت کے لئے جس عظیم شخصیت کا انتخاب کیا گیا ہے میں ان سے متفق ہوں اور اس تحریک کی اپنی طرف سے اور تمام رفقاء کی طرف سے پرزور لفظوں میں تائید کرتا ہوں۔ ○○

دعوت تلاوت کلام اللہ

● سامعین کرام ! صدر ذی وقار مخلص زمانہ کے واقف کار بھی ہیں اور

تو باطنی صلاح کار بھی۔ ہماری سسکتی ڈوبتی نیا کے کھیون ہار بھی تو زندگی کے خوشگوار سبیل کار بھی۔ حالات کے ماتھے کی شکن کو پہچاننے کا مادہ ان کے رگ وپے میں پیوست ومنجمد ہے۔

؎ پھونک کر اپنے آشیانے کو
روشنی بخش دی زمانے کو
آگ تکبیر کی سینے میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثل بلال حبشیؓ رکھتے ہیں

صدر محترم حاضرین عظام بالخصوص رونق اسٹیج علماء کرام اور پردہ نشیں اسلامی خواتین! شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا ہے۔

؎ تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا نہ رازی نہ صاحب کشّاف

قرآن کریم امت مسلمہ کی روح ہے۔ وہ تڑپتے دل کی فریاد اور سسکتی روح کا علاج ہے۔ اس نے درندہ صفت انسانیت کو جھنجھوڑ کر ایک حیات آفریں پیغام دیا۔ ظلم وبربریت کی خونیں دلدل میں پھنسے ہوئے انسانوں کو امن وانصاف عطا کیا۔ اس نے بدوؤں کو ساربان وسالار کارواں بنایا اور پوری انسانیت کو بیدار کر کے دلوں کو عزت وحرمت، امانت ودیانت، عصمت وعفت، مروت وشجاعت، کرم وسخاوت اور صالح معاشرہ کی تعمیر کی ایک حدیث قدسی میں ہے۔

فضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ (الحدیث)

تمام کلاموں پر اللہ کے کلام کی فضیلت اتنی اور ایسی ہے جیسے اللہ رب العزت کی بزرگی و برتری اپنی مخلوق پر۔ اس حدیث کی روشنی میں دراصل قرآن کریم کی تلاوت کر کے یہ اقرار و اعتراف بھی مقصود ہے کہ کسی کا کلام کتنا ہی دل کش اور پر تاثیر کیوں نہ ہو سب قرآن کریم کی فضیلت کے تابع اور ماتحت ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ قرآن کریم جیسا کسی کا کلام ہو جائے۔ نہ فصاحت و بلاغت میں، نہ عبارت کی سلاست اور ترکیبی حسن میں اور نہ معانی کی وسعت اور گہرائی و بلندی میں اور نہ دلوں میں اثر کرنے میں۔ اسی حقیقت کا اس طرح اظہار کیا گیا ہے۔

ع اہلِ منطق سر بسجدہ رہ گئے
پڑھ لیا جب فلسفہ قرآن کا

سب سے افضل کلام سے جلسہ کا افتتاح افضل ہے۔ کلام اللہ سارے کلاموں کا صدر ہے اور صدر کا مقام سب سے آگے ہے۔ اس کی ہر سورہ اپنی خاص خصوصیت رکھتی ہے۔ جس سے بھی آغاز جلسہ کیا جائے فضیلت حاصل ہوگی اور جلسہ بابرکت بنے گا۔ لہٰذا اب میں بلا کسی تاخیر کے ہر دل عزیز جناب قاری محمد عبید الرحمان صاحب تمنا کو یہ شعر پڑھ کر تلاوت کلام اللہ کی دعوت دیتا ہوں۔ ؎

آ چکے لوگ دیوانہ ابھی باقی ہے افتتاح درمیخانہ ابھی باقی ہے

سبزہ ہے گل ہے فصلِ بہار ہے سب آ چکے صرف تیرا انتظار ہے +

دعوتِ نعت خوانی

● معزز حاضرین ! اب تک آپ حضرات تلاوت کلام اللہ کی سماعت سے اپنے قلوب کو مجلّیٰ و مصفّیٰ فرما رہے تھے۔ اس پر قاری صاحب کا لب ولہجہ، قواعد تجوید کی رعایت اور پرکشش آواز صیقل کا کام کر رہی تھی۔

اب میں چاہتا ہوں کہ دل کے اس صاف وشفّاف آئینہ میں ایسی ذات کا چہرۂ انور دیکھوں جس کے ادنیٰ غلام کے جوتے کا تسمہ بھی تاج میں ٹانکنے کو مل جائے تو ابدی سعادت دارین حاصل ہو جائے جن کی شان میں سیدنا حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ گویا ہیں۔ ؎

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ ۔۔۔ وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ ۔۔۔ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

جن کو حق تعالیٰ جلّ شانہٗ نے اپنا مصطفےٰ و مجتبےٰ بنانے سے پہلے ان کے حسب ونسب کو بھی مخیرۂ و برگزیدہ اور مہذب و محترم بنایا ہے۔ تو لیجئے ایسی نعت جس سے چہرۂ خیر الوریٰ کی تصویر کشی اسوۂ حبیب خدا کی ترجمانی، اور حب نبی کی کرن پھوٹے گنگنانے کے لئے ایک ایسے باوقار شاعر کو دعوت اسٹیج

دے رہا ہوں جن کی حیات کا اکثر گوشہ نعت رسول پڑھنے میں گذرا ہے۔ اگر ان کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو ایک طرف ان کی شاعری میں حالات کے ماتھے کی شکنیں بھی ہیں تو دوسری طرف مصوری اور سنگتراشی کے جوہر بھی تو فن و فکر کے گوہر بھی۔ جن کا نام نامی اسم گرامی منصور جامعی ہے۔ (آیئے تشریف لائیے حضور) ○○

● حضرات! ابھی آپ ایسے شاعر کو سماعت فرمارہے تھے جس کے کلام میں عشق رسول کا پیغام تھا، حسن عمل کی دعوت تھی، عقیدت کا لون و رنگ تھا، بادۂ حب نبیؐ کا لطف تھا، ہر شعر میں معنیٰ خیز الفاظ پیوست و منجمد تھے، قافیہ اور ردیف کی گتھیاں سلجھی ہوئی تھیں، آواز میں بلبل کی چہک، پھولوں کی مہک، کلیوں کی چٹخ کے ساتھ ساتھ ایک وقار تھا جس نے جلسہ کو ایک سنجیدہ ماحول بخشا۔

منصور صاحب کے کلام کے بعد آیئے جلسہ کے وقار میں مزید اضافہ کرنے کے لئے اچھی شاعری، پیارا انداز، ایک باشعور شاعر قاری ارشاد صاحب سے گذارش کر رہا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے نعتیہ کلام سے نوازیں۔ ○○

● ایک نوجوان شاعر اپنے کلام سے اس طرح نواز رہے تھے کہ کئی مرتبہ نعت سننے میں بانسری کی سی آواز آتی۔ بہرحال یہ اس نوجوان کی اپنی کوشش تھی جو اجلاس کی ترنمی فضا میں قابل قدر ہی۔ خدا کرے ترقی کریں۔ ان کے طرز کی بڑی خوبی یہ تھی کہ ترنم میں ان کی عمر بول رہی تھی۔ ماشاءاللہ جلسہ میں بڑی زندگی پیدا ہوئی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ زندگی اور شگفتگی باقی رہے۔

تو آیئے اسی تازگی اور شگفتگی کو برقرار رکھنے کے لئے ایک زندہ دل

اور شگفتہ مزاج شاعر آفتاب عالم صاحب شمسی کو ملاحظہ کریں۔

(آفتاب صاحب مائیک پر) ○○

● ؎ شگفتہ مزاج شاعر اپنی شگفتگی دیکھا کر چلے گئے
لطف بہار ینکے لبھا کر چلے گئے

دوستو! دنیا آنی جانی ہے۔ جو یہاں آئے گا اس کو جانا ہی ہے۔ مائیک پر آئے یا اسٹیج پر یا کہیں اور۔ محترم آئے اور اپنا کلام سنا کر چلے گئے۔

اب آیئے، میں آپ کے مزاج سے واقف ہوں۔ مزاج میں چاہے شگفتگی نہیں مگر شعور ضرور ہے۔

میں چاہ رہا ہوں کہ ہندوستان کے ایسے شاعر سے گذارش کروں جو کسی تعارف کا محتاج نہیں، جن کا کلام اکثر و بیشتر سننے کو ملتا رہتا ہے، جن کی اپنی الگ انفرادیت ہے، جو شاعروں کے حلقوں میں کاتب نوشاد صدیقی سے متعارف ہیں۔ حضور والا سے التماس ہے کہ ڈائس پر تشریف لاکر اپنے کلام سے سامعین کو نوازیں۔ ○○

● ابھی آپ اپنے جانے پہچانے اور متعارف شاعر کے نعتیہ کلام سے محظوظ ہو رہے تھے۔ محترم گنگنا رہے تھے اور سامعین کیف و سرور کے سمندر میں غوطہ لگا رہے تھے۔ ان کے جانے کے بعد ہماری پیشانیوں پر ابھرنے والی سلوٹیں یہ کہہ رہی ہیں۔

؎ یہ کون تھا کس نے بکھیری تھی مستیاں
ہر ذرہ صحن باغ کا ساغر بدوش ہے

اسی کیف و سرور کو باقی رکھنے کے لئے ہر دلعزیز شاعر محمد ممتاز صاحب کو دعوت دے رہا ہو جو اس طرح عشق و محبت میں ڈوب کر نعت پاک پیش کرتے ہیں جس سے محسوس ہوتا ہے کہ عشق رسول کا سمندر تلاطم خیز ہو گیا اور مجمع ان کے ساتھ اس سمندر میں ڈوب گیا۔ ○○

● ء تقریر میں آتی ہے کہاں کیفیت دل کی
محسوس جو ہوتا ہے بتایا نہیں جاتا

محترم آئے اور جونہی اپنی نعت کا پہلا مصرعہ پڑھا تو میں کیف و سرور کے بحر بیکراں میں مستغرق ہو گیا اور میرے اوپر ایسا سکتہ کا عالم طاری ہو گیا جس کو اپنی تقریر و بیان میں نہیں لا سکتا۔

اب میں بلا کسی تاخیر کے سنت نبوی کی مکمل تفسیر، مخلص و رفیق، عالم دینِ متین استاد الشعراء حضرت مولانا عبد الصمد صاحب سے بارش انوار و رحمت میں اضافہ کرنے کے لئے نہایت ادب و احترام کے ساتھ التجا کر رہا ہوں کہ وہ تبرکاً اپنے نعتیہ کلام سے نوازیں۔ (حضرت مولانا ڈائس پر) ○○

● حضرات ! شعر کہنے کو تو سب کہہ جاتے ہیں مگر نعتیہ اشعار کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے پورے جذبات کی روانی میں نعت کہی جائے یہ صرف حضرت مولانا عبد الصمد صاحب ہی کے شایانِ شان ہے جس کا اندازہ آپ کو موصوف کے کلام سے ہو گیا ہو گا۔

ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ نعت گوئی جب کہ بڑا مشکل فن ہے کیونکہ اس میں شانِ الوہیت اور عظمتِ رسالت کی پاسداری کا ہر لمحہ خیال رکھنا

پڑتا ہے ورنہ ذراسی بے احتیاطی سے ایمان وعقیدہ خطرے میں پڑجاتا ہے۔ اس کے باوجود احتیاط کی چھلنی میں چھان کر اور عقیدت کے چولھے پر ڈال کر عشق ومحبت کی آنچ دے کر ایسا شعر کہتے ہیں جس سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے کلام کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ اور شیخ سعدیؒ کے والہانہ انداز کا تصور ہوجاتا ہے۔ اب بغیر کسی تمہید کے شاعری کے افق پر ابھرتے والا نوجوان شاعر مولوی رشید احمد کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔

یقیناً آپ کو ان کے کلام سے عقیدت ومحبت اور عشق رسول کے چشمے ابلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ○○

● حاضرین عظام! محفل نور میں نئی روح پھونکنے والی آواز کا مالک اور مسکراہٹ آمیز ہونٹوں سے پیارے رسول کی پیاری پیاری نعت پڑھ کر بجلی گراتے والے نظم ونعت کا منفرد شاعر مولوی احمد صاحب آپ کے سامنے تشریف لارہے ہیں جن کی آواز ہم کو اس وقت تک جگاتی رہے گی جب تک مترنم آوازوں کا جادو ہم اور آپ کو جگاتا رہے گا۔ جن کی آواز کے بارے میں یہ شعر کہنا بے جا نہ ہوگا۔

؎ روح کا ساز چھیڑ جاتی ہے دل کے رگ رگ میں گنگناتی ہے
صرف لہجہ نہیں ترنم خیز ان کی خموشی بھی بھاتی ہے ○○

● سامعین کرام! اس عظیم الشان کانفرنس اس شعری اور ادبی نشست کے لئے ہندوستان کے عظیم شاعر ندیم نیر صاحب کو جن کی شخصیت ملکی پیمانے پر محتاج تعارف نہیں جن کی ایمان افروز نعتوں کا چرچہ ہر محفل، ہر بزم میں ہوتا ہے اور ہر اسٹیج پر ان کا نعتیہ کلام بہت ہی ذوق وشوق

اور بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ لہٰذا میں اس پیکر اخلاص و محبت، سرچشمۂ اخلاق و مروت، مصدر عشرت و نکہت، ادیب باکمال، شہنشاہ ترنم، عاشقِ رسول، مدّاحِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شعر کے ساتھ دعوت اسٹیج دیتا ہوں۔

ساقی شراب جام و سبو مطرب و بہار
سب آ گئے بس آپ کے آنے کی دیر ہے ○○

● حضرات! نیر صاحب اپنے کلام سے نواز رہے تھے۔ عرب کی اس سرزمین کو اپنی شاعری بنا رہے تھے جس کے بارے میں حفیظ جالندھری نے کہا تھا۔

نہ یہاں گھاس اگتے ہیں نہ یہاں پھول کھلتے ہیں
مگر یہاں کی سرزمیں سے آسماں بھی جھک کر ملتے ہیں

اوصاف رسول کو مصرعوں میں ڈھال رہے تھے۔ عشق رسول کو شعر کا پیرہن پہنا رہے تھے۔ یہ تھا کمال یہ تھی خوبی ان کی شاعری کی۔ موصوف نہایت قابلِ مبارک باد ہیں کہ انھوں نے ایک اچھی نعت سے جلسہ کو زندگی بخشی اور مزید مبارک باد دے رہا ہوں انتظامیہ حضرات کو جنھوں نے ایک اچھے شعراء کی ٹیم کا انتخاب کیا اور سب سے زیادہ شکریہ ادا کر رہا ہوں آپ حضرات کا کہ بڑے صبر و ضبط کے ساتھ اس وقت تک بیٹھے ہوئے ہیں اور کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔ واقعتہً آپ کو احساس تھا کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ ○○

● اب لیجئے بلا کسی تمہید و تاخیر کے ایسے عظیم شاعر کو دعوت دے رہا ہوں جن کی سریلی اور شیریں آواز میں نعت پاک سننے کے بعد ان کے ترنم اور سرگم کی تعریف میں یہ شعر بے ساختہ زبان پر آتا ہے۔

؎ لبوں سے پھول جھڑتے ہیں جب یہ نعت پڑھتے ہیں
زباں کی سرخ قینچی سے ہزاروں دل کترتے ہیں

گھر کا زیور

تالیف :- مولانا محمد مہدی القاسمی

● دل چھو لینے والے مفید مضامین سے مزین و مرصع۔ ● اسلامی طرز زندگی سے بھر پور۔ ● امور خانہ داری کے جدید طریقوں سے لبریز۔ ● ضیافت و مہمان نوازی کے آداب کا نمونہ۔ ● تہذیب و تمدن کا بے مثال خزانہ۔
● دلہن بننے والی خاتون کے لئے انمول تحفہ۔ ● سہیلی کے لئے سوغات۔
● دوست کے لئے بہترین گلدستہ۔ ● جہیز میں دینے کے لئے قیمتی زیور۔
● شب زفاف کا شرعی رہبر و گائیڈ۔

دار القلم والنظر ۸۲-۵۰، پھاٹک بانس سرکیوالان لال کنواں دہلی ٦

دعوتِ تقریر

● حضرات! میں آپ کی سنجیدگی اور دین داری کا برسوں سے قائل ہوں۔ آج ایک بار پھر ایمان تازہ ہوگیا کہ گیارہ بجے رات تک جس صبر و سکون کے ساتھ شعراء کرام کے نعتیہ کلام کی سماعت اور خطباء عظام کا انتظار کر رہے ہیں یہ آپ کے علم دوستی، ادب دوستی، اور وارثینِ انبیاء علیہم السلام سے والہانہ لگاؤ کا روشن نمونہ ہے۔

یہ آپ کے دینی جذبات اور عشق رسولؐ کا ثمرہ ہے کہ چاروں طرف پھیلی ہوئی گمرہی کے دبیز بادلوں کو ناپید کرنے کے لئے دور دراز سے علماء ربانی تشریف لا رہے ہیں ؎

ریاضِ دین کے معصوم غنچے سمومِ کفر سے مرجھا رہے ہیں
انہیں کو تازگی دینے کی خاطر یہ وارث انبیاء کے آ رہے ہیں

اللہ کا کرم ہے کہ ہمارے جامعہ کے پرنسپل حضرت مولانا محمد انیس الاسلام صاحب مظاہری اور ہمارے پیر طریقت واقف اسرارِ شریعت عالی جاہ حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب قاسمی بھی اب تک زحمت گوارہ کر رہے ہیں۔

ان کے علاوہ دیگر حاملینِ قرآن و سنت بھی اسٹیج پر تشریف فرماں ہیں۔ انشاءاللہ بزرگوں کی دعاؤں سے جلسہ یقیناً کامیاب ہوگا۔

دیکھئے اب میں آپ کا ذائقہ اور چاشنی بدلتے اور نشاط پیدا کرنے کے لئے بیان و خطابت کے اس ماحول میں لے چل رہا ہوں جہاں زندگی و شگفتگی اور گوناگوں خوبیوں سے بھری تقاریر سماعت کرنے کا موقع ملے گا۔ لہٰذا آئیے اسی کے ساتھ مقرر شعلہ بیاں، خطیب ذی شان حضرت علامہ مولانا محمد سجاد صاحب مظاہری دامت برکاتہم کو اس شعر کے ساتھ دعوت اسٹیج دوں۔

ساقی شراب جام و سبو مطرب و بہار
سب آگئے بس آپ کے آنے کی دیر ہے ○○

● جزاک اللہ چشم باز کردی
مرا با جانِ جاں ہمراز کردی

حضرات! موصوف کی نکات آفریں تقریر کے بعد آئیے مونس و غمخوار، کشتیٔ انسانیت کے کھیون ہار، تاجدار حرم، فخر رسل، سید کل، ہادیٔ سبل، ساقیٔ کوثر، شافع محشر، امام الانبیاء، نبیٔ آخرالزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر فاضلانہ روشنی ڈالنے کے لئے ہندوستان کی عزت مآب، عالی وقار، ذی شان ذی صلاحیت ہردل عزیز معروف شخصیت مقرر شعلہ بیاں گہربار خطیب حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق صاحب قاسمی دامت برکاتہم کو زحمت سخن دیتا ہوں۔ وہ آئیں اور سامعین کو مستفیض فرمائیں۔

؎ بلاغت جھومتی ہے ان کے انداز تکلم پر
لبِ اعجاز پر ان کی فصاحت ناز کرتی ہے ○○

● اب تک آپ سیرت پر ایک طویل فاضلانہ تقریر سماعت فرما رہے تھے۔ مگر سیرت کا موضوع اتنا نازک اور وسیع ہے کہ بڑے سے بڑا مقرر اور ہر نیا شاعر نئے نئے پہلو نکال کر اس کی نزاکت پیش کرتا ہے اور آخر میں اپنے قصور کا اعتراف کر لیتا ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اب اس کے بعد حامیٔ قرآن و سنت، قاطع بدعت، خطیب شیریں زباں، محقق زماں، فاضل نوجواں آپ کے سامنے رونق اسٹیج ہونے والے ہیں۔ جہاں تک ان کے اندر جعفر طیار جیسی انکشاف حق کی صلاحیت اور ایوان باطل کو مسمار کرنے والے خالد بن ولید جیسا تدبر ہے وہیں ان کے کلاموں میں اہل حق کے لئے سرمایۂ حیات اور پیام زندگی ہے جن کی خطابت سماعت کرنے کے بعد دل جذبۂ عقیدت سے لبریز، آنکھیں نشۂ الفت سے مخمور اور لب اظہار محبت پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ انہیں چند کلمات کے ساتھ حضرت مولانا اظہار صاحب قاسمی دامت برکاتہم کا استقبال اس شعر سے کر رہا ہوں۔

؎ اہل محفل منتظر ہیں دیر سے عالی وقار
آپ کے پند و نصائح کا انھیں ہے انتظار ○○

● ابھی حضرتِ والا کی ولولہ انگیز تقریر سے مستفیض و مستنیر ہو رہے تھے۔ ان کی تقریریں دعوت و فکر، جوش و روانی، اور برجستگی کے ساتھ ایک پیغام بھی تھا اور تقریر و خطابت کے جو اصول ہیں مثلاً علمی مواد، لب و لہجہ سنجیدہ و متوازن، کہیں کہیں جذباتی نشیب و فراز، سلاست و روانی، دلوں کو اپیل کرنے کا انداز، الفاظ کا ذخیرہ وغیرہ۔ یہ ساری خوبیاں موصوف کی خطابت میں بیک وقت موجود تھیں۔

حضرات! جس عظیم شخصیت کی خطابت کا آپ شدت سے انتظار کر رہے ہیں ان کی تقریر کی سماعت کا اب وقت آگیا ہے۔

؎ آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا
آسماں ٹوٹے ہوئے تاروں کا ماتم کب تلک

جو حضرات اِدھر اُدھر منتشر ہیں ان سے میری گذارش ہے کہ وہ بلا تاخیر پنڈال میں آکر دلجمعی سے بیٹھ جائیں۔ عنقریب آپ کے محبوب و مطلوب خطیب حضرت مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب قاسمی مدظلہ العالی رونق اسٹیج ہونے والے ہیں۔ جن کی تقریر سے یقیناً آپ حضرات کے قلوب کو سکون اور ایمان کو تازگی ملے گی۔ حضرت کی دہلیز پر دست بستہ کھڑا ہوں اور اسی کے ساتھ یہ شعر عرض کرتا ہوں۔

؎ کچھ ایسی بے خودی ہے تیرے انتظار میں
تصویر بن چکا ہوں تیرے انتظار میں ○○

● حضرات! روایت و جدت کا حسین امتزاج جامعہ ہٰذا کا ایک ہونہار نوجوان جنھوں نے اپنی بے باک خطابت کے ذریعہ چند برسوں ہی میں اپنی شہرت کا بڑا فاصلہ طے کیا ہے اور اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کر کے یہاں کی تاریخ

بدل دی ہے جو مقرروں کے حلقہ میں محمد محسن کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ شاید انھیں کے بارے میں یہ شعر کہا گیا ہے۔

ے کانٹوں میں جو کھلتا ہے شعلوں میں جو پلتا ہے
وہ پھول ہی گلشن کی تاریخ بدلتا ہے

موصوف بارہا دورِ طالب علمی میں بڑے بڑے اسٹیجوں پر آتے رہے ہیں اور بسا اوقات حالات کے شکار بھی ہوئے لیکن کبھی موجزن طوفان کی زد میں آکر گھبراہٹ سے دوچار نہیں ہوئے۔

آپ حضرات اپنی جگہ سنجیدگی سے بیٹھیں مولانا موصوف بہت جلد مائیک تھامنے والے اور خطاب وسمع خراشی کرنے والے ہیں۔

(مولانا محمد محسن صاحب مائیک پر) OO

● سامعین کرام ! قافلۂ شب دور اور بہت دور جا چکا ہے اور آپ کے ہونٹوں پر ابھرنے والا تبسم ماند پڑ رہا ہے۔ اس کو قہقہہ زار بنانے اور رونق بزم دوبالا کرنے کے لئے مسئلۂ جہیز و تلک کو مکالمے کی شکل میں پیش کرنے کے لئے آرہے ہیں جامعہ ہٰذا کے دو ہونہار نونہال عزیزی انظر کمال اور افضل کمال۔ آپ حضرات پوری توجہ سے سنیں اور حوصلہ افزائی کریں۔ OO

● حضرات ! میں کافی دیر سے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ آپ کی نگاہیں اس ذی وقار مقرر کی طرف اٹھ رہی ہیں جن کے چہرے پر پاکیزگی کا نور، کہکشاں کا ظہور ہے جن کی آنکھوں میں ادب کا سرور اور آواز میں سوز و گداز ہے زبان میں جوش روانی اور انداز بیاں جیسے کوئی ابلتا ہوا آبشار ہو۔ میری مراد

حضرت مولانا محمد انیس الاسلام صاحب مظاہری ہیں۔ حضرت کا استقبال اس شعر سے کرتا ہوں۔

علم و ادب میں جس کی بڑی دھوم دھام ہے

مہر و وفا خلوص کا جو پیش امام ہے ○○

● حضرات! مولانا موصوف کی تقریر سننے کے بعد یقیناً آپ کو اِنّ من البیانِ لسحرا کا مفہوم اچھی طرح سمجھ میں آگیا ہوگا کہ وہ کس طرح اپنی جادو بیانی سے مجمع کو مسحور کر رہے تھے۔ ان کے ڈائس سے تشریف لے جانے کے بعد جس بے چینی اور بے قراری کو ہم محسوس کر رہے ہیں اس کا نقشہ متنبی کے اس شعر میں نظر آتا ہے۔

لِكُلِّ عَيْنٍ قُرَّةٌ فِي قُرْبِهِ حَتّٰى كَاَنَّ مَغِيْبَهُ الْاِقْذَاءُ

اس کی قربت میں ہر آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ اس کی فرقت سے آنکھوں میں سوزش و چبھن پیدا ہوتی ہے۔

مثل مشہور ہے کہ پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے۔ مگر خدا جب مہربان ہوتا ہے تو خود کنواں کھنچ کے آتا ہے۔

حسن اتفاق دیکھئے کہ آج ہمارے بیچ ایک ایسی عظیم ہستی بھی موجود ہے جن کے پروگرام کے لئے لوگ سالہا سال پہلے سے ہی کوشش کرتے ہیں مگر اس کے باوجود منظوری امکان ہی کے درجہ میں ہوتی ہے۔ یہ خدا کی مہربانی نہیں تو اور کیا ہے۔ بغیر امید کے منبع رشد و ہدایت، صاحب کشف و کرامت حضرت علامہ مولانا رفیق صاحب مظہری یہاں تشریف فرما ہیں جن کے

(ق)دم قدم سے جلسہ کو زندگی اور سامعین کو روحانی تازگی مل رہی ہے۔ میں
حضرت والا اور آپ کے بیچ زیادہ دیر حائل ہونا نہیں چاہتا۔ لہٰذا بغیر کسی
تمہید کے اس شعر کے ساتھ دعوت اسٹیج دے رہا ہوں۔

ے چلاؤ تیر جو بہتر ترے کمان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے ٥٥

● نوجوان دوستو! آج ہمارا یہ اجتماع ایک ایسے دور میں ہو رہا
ہے جو ہر چہار طرف سے نوع بنوع آلام و مصائب سے گھرا ہوا ہے لیکن
ہمیں یہ حقیقت نہیں بھولنی چاہیئے کہ زندگی بالخصوص بامقصد زندگی کے لئے
دشواریاں لازمی ہیں۔ مگر یہی مشکلات و معضلات جہد و عمل کی قیمت بڑھاتی
ہیں۔ اور انہیں مصائب کے ہجوم میں مرد مومن کا عزم و حوصلہ نکھرتا چلا جاتا
ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

ے چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا باد حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے

نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہو جائے

دوستو! آیئے ذرا میں آپ کو حالات حاضرہ کی عکاسی اور ترجمانی
کرنے والے بلند حوصلہ، روشن ضمیر نوجوان مقرر کا دیدار کراؤں۔ جو
خطیبوں کے حلقہ میں محمد امتیاز عالم سے یاد کئے جاتے ہیں۔

(آئیے تشریف لائیے مولانا محمد امتیاز صاحب) ○○

● حضرات!

؎ ہمارے اسٹیج پہ ایسے بھی لوگ بیٹھے ہیں
جو صبا کی چال بہاروں کا روپ رکھتے ہیں

لہٰذا پھر سے گوش بر آواز ہو جائیے اس لئے کہ اسٹیج پر دین کا مبلغ، عمدہ مقرر، مقبول مفسر، بزرگ محدث اور مشہور شعراء کرام بھی موجود ہیں جنہیں آپ یکے بعد دیگرے سماعت کرنے والے ہیں۔

؎ جوانی حسن و عشق پر جوش تقریریں
قلم کے معجزے فکر و نظر کی شوخ تصویریں
یہ وہ بازار ہے شاکر فرشتے جسمیں بک جائیں
یہاں ہر چیز بکتی ہے بتاؤ کیا خرید وگے

اسی کے ساتھ ملک میں ابھرتا ہوا مقرر مولانا محمد سہیل صاحب قاسمی مدظلہ العالی کو زحمت خطابت دے رہا ہوں کہ وہ آئیں اور سامعین کو محظوظ فرمائیں۔ ○○

● حضرات! آپ خوب جانتے ہیں کہ نعت و تقریر میں کس قدر گہرا ربط و تعلق ہے۔ تقریر تلوار ہے تو نعت اس کی دھار، تقریر شعلہ ہے تو نعت اس کی آنچ، تقریر گلستاں ہے تو نعت اس کا گل، تقریر کلی ہے تو نعت اس کی مہک، تقریر سورج ہے تو نعت اس کی کرن، تقریر فلک ہے تو نعت مہ وانجم، تقریر بادل ہے تو نعت اس کی گرج،

تقریر بجلی ہے تو نعت اس کی چمک ہے۔

اس مستحکم رشتے کا اندازہ مزید اس وقت ہو جائے گا جب میں تقریر کے لئے آواز دوں گا مائیک پر ایسے مقرر کو جس میں نعت و تقریر دونوں کا ملکہ بیک وقت موجود ہے۔ میری مراد شعلہ بار مقرر اور قدیم مشق شاعر حضرت مولانا عبدالصمد صاحب قاسمی ہیں۔

ہر آبادی کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ کم از کم ہر دس بیس برس بعد کسی ایسی شخصیت کو وہ آبادی جنم دیتی ہے جس سے اس کی عظمت رفتہ واپس ہوا کرتی ہے۔ ہمارے شہر کے عظمت رفتہ کی خوشبو موصوف کی سانسوں میں سمائی ہوئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری اور تقریر ان کی رفتار کی عظمت، کردار کی بلندی اور ان کے فکر کی نمائندگی کرتی ہے۔

● حاضرین جلسہ! اب تک آپ کئی موضوعات پر علمائے کرام سے تقاریر سن چکے ہیں۔ مگر یہ سماعت اسی وقت کارگر ہوگی جب ہم اسے عملی صورت دیں گے۔

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب قاسمی کی شخصیت گوناگوں اوصاف و محاسن کی مرقع ہے۔ آپ بیک وقت کامیاب مدرس، شعلہ بیاں مقرر، دلوں کو رلا دینے والے واعظ بھی ہیں تو اعلیٰ درجہ کے ادیب اور جدید اقدار کے حامل مؤثر شاعر بھی۔

میں حضرت والا سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنی نکتہ آفریں تقریر سے سامعین کے دلوں کو منوّر و مجلی فرمائیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری درخواست ٹھکرائی نہیں جائے گی۔

آپ حضرات بجائے اِدھر اُدھر منتشر ہونے کے پنڈال میں آکر بیٹھ جائیں۔ ○○

● ابھی حضرت مولانا عبدالغنی صاحب مدظلہ، اپنے والہانہ انداز اور فصاحت و بلاغت سے مزین و مرصع تقریر دلپذیر سے حاضرین کے قلوب کو تازگی اور زندگی بخش رہے تھے اور سامعین ان کی مدح سرائی میں محو تھے۔

واقعی کانفرنس کی منتظمہ کمیٹی قابل صد ستائش ہے جس نے اچھے سے اچھا خطیب، مجھ جیسا حقیر نقیب، کامیاب قلم کار اور ہر دلعزیز شعراء کرام کی اچھی ٹیم کا انتخاب کیا ہے۔

؎ کون سا حسن اس بزم نبی میں نہیں
پھول وہ تم نے چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

چونکہ آپ حضرات اسیر نیند ہو چکے ہیں اس لئے آپ کی غنودگی کو ختم کرنے کیلئے ایک ایسے بے باک، بے خوف، بے لوث اور بے بدل مقرر کو دعوت تقریر دے رہا ہوں جن کے انداز میں بجلی کی چمک، بادل کی گرج، دریا کی روانی، موجوں کی طغیانی موجزن ہے۔ میری مراد حضرت مولانا محمد مناظر صاحب قاسمی ہیں۔

؎ سوتے والے کو جگا دے اپنی تقریر کے اعجاز سے
خرمن باطل جلا دے اپنے شعلہ آواز سے ○○